

بدلتے موسموں کا عذاب یا راجستان کے کوئی پاور پلانٹ؟

اگر پاکستانی پینٹھ برس سے تعمیر و طن میں جان کھپا رہے ہوتے تو آج ایک باعزت قوم ہوتے۔ چراں سے لے کر وزیر اعظم تک جہاں جس کو جتنا موقع ملتا ہے وہاں وہ اپنی کارگزاری دکھا دیتا ہے۔ دیانت، امانت، عدل، انصاف، احسان، تواضع یہاں بے موسم کے پرندوں کی طرح اجنبی قدر ہیں۔ بد دیانتی، کرپش، لوٹ مار، غنڈہ گردی، تکبیر، بعدہدی، بد نیتی قوم کے گلوں گھوٹھوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔ ان سب کا نتیجہ قوم ہی کو مختلف صورتوں میں بھگنا پڑتا ہے۔ کبھی سیلاں کی بتاہ کاریاں اور کبھی بدلتے موسموں کا عذاب۔ جون ۲۰۱۵ء میں رمضان کے ابتدائی روزوں کے دوران اہل کراچی ایک ایسے ناگہانی عذاب سے دو چار ہوئے جس کے بارے میں سوچا بھی نہیں گیا تھا۔ ویسے ہی بہ حیثیت ایک قوم کے ہم حادثات کا انتظار کرتے ہیں۔ آفات سے نہیں کی پیش بندی کی ہمیں عادت نہیں۔

کراچی جہاں موسم کی شدتیں نہیں، نہ شدید گرمی ہوتی ہے، نہ شدید سردی۔ یہ ایسا شہر ہے جہاں سال کے بارہ میں کام ہو سکتا ہے اُس کراچی میں گرمی کی شدید لہر ایک ہفتہ میں دو ہزار سے زائد افراد کو لقمہ اجل بنانی۔ تقریباً ساٹھ ہزار لوگ ہسپتال لائے گئے تھے جنہیں طبی امدادی گئی۔ کراچی میں ۷۷ برسوں میں شدید گرمی کا یہ تیرسا واقعہ بتایا جا رہا ہے، اگر دیکھا جائے تو پاکستان کے دیگر علاقوں میں اس سے زیادہ گرمی پڑتی ہے اور درجہ حرارت ۵۰ تا ۵۲ درجہ تک بیٹھ جاتا ہے، تو کراچی جس کا درجہ حرارت شدید گرم لہر کے دوران ۲۷ درجہ تک گیا، اس میں ایسی کیا آفت آگئی کہ لوگ سڑکوں پر چلتے چلتے، بے ہوش ہو کر گرنے اور مرنے لگے۔

اس کی سب سے بڑی وجہ موسمی تغیر کو تصریح کر دیا گیا۔ سمندری ہوا جو کراچی کے موسم کو شام ہوتے ہی سہانا کر دیتی ہے، چنان بند ہو گئی۔ اہل کراچی جو دن بھر کی گرمی، سختی اور پیسہ، شام کی سمندری ہوا کے سہانے خوابوں میں برداشت کر لیتے تھے، شاموں اور راتوں کی حدتوں کا شکار ہو گئے۔ ان کے دل الٹنے اور بہتوں کے بند ہونے لگے۔ مفتی حضرات کو یہ اعلانات کرنے پڑے کہ جان کا خطہ ہو تو روزہ توڑ دیا جائے یا روزہ نہ رکھا جائے۔ اُس ایک ہفتے میں ہزار ہاؤگوں کے روزے یا چھٹ گئے یا ٹوٹ گئے۔ موسمی تغیرات کے کچھ اسباب مقامی اور کچھ ماوراء السرحدی ہیں۔ مقامی محركات میں فضائی آلودگی، بڑھتی ہوئی آبادی، بے ہنگام تغیرات،

سر بزر و رشید ایشان احوال نکو پور می خودگی جیگ کیمیا تیکر ک. لے جھکلائی دلاری خولن کا تو کتابی کوئی جراحتی لیں خالیه لاضفہ کافی کا باعث بخواست بختی ماہینہ ہیکی کیتی کے مطابق قبیت یعنی کسی حاکم پر شہر پر علقوں یا تو حد تی جزوی جملاتی بیان تے دیاں تھیات لکھنے کی صفت آلوگی پروگرامی شخصی صندوق اور سالی علاقوں میں اپنی لے خطر لے بخدا ماہینہ ہنزین کرتے ہیں کہ میں کیا تو تیکلی تیکلی کسی ایسے گھر گرم حد تی دو تیجہ ڈی تیجہ ڈی تیجہ اضافہ دو ڈگی دو ڈگی جو ایسے بحث کے لامعاشر ایگا واری نکلی کی بحث کا ایک کامیاب لے کوئی کھانا چلے و اچلے ۶۷ پیانس لکھنے کی بھی قابل تقدیر تھا ایسے کیلئے میں ایجاد کیں یہ شخصی امور کی تیکلی تیکلی مونگر کر کر تیکلے گا۔

دوسری و سرکاری احتجاجی کی شیلڈ نگاشتی کی تھی جس کا باعث کلمہ مکار کھلکھلے اب لب کے اپنی گھر پول اسٹریٹ نیشنل آئین گو یونیورسٹی تو گھر فلٹ گھٹوں بچالیں بجاں بند، اوپر لایکل دی ویگن نگاشتی نہیں اور قانونی ترقیاتی تجھے بخدا بخندی این گرمانی گھنی کے نے ایکٹر کرکے کافی تھیں گلے کامیگی کیا کہا کس کا نیکی کرنے پر اسی کی کمپنی کی مٹوپوکٹ پر کے مطابق اب اپنی کمپنی کی مکالمہ ای جھروٹت تو ہمیشہ گھنی ہے جو اپنی نیلا اتنی بیٹن کی دس کی ہو سکتی تھیں کیتھی تھی۔ ایکٹر کی خواہ بخدا نے یا اپنی اگرچہ کم تر معاہدہ کرتے تو قوت پذیر نہیں کیوں کہ تھی کہ تو یہ کہا اپنی احتجاجی کی اور گی سبز جب تک پہلی پیٹھی کی نہیں ہے تو اپنا سخت استحقاق بھی تسلیک کر اپنی کی تھا مارٹن کو فہمی کریں گے۔ لیکن۔ لیکن۔

وہ وعدہ وعدی ہے کیا کجھ جو فا وی یوگیا ہو گما

کے۔ ایک ٹرک کی کید کو اپنی اوصلہ بخشدھا لے کر میگھا اسکے پیچے جگہ طاری کروئی میگھا اسے پیچے اکٹھے کیں گے اسکے علاوہ علیکھے کے۔

ایکٹھے کی نہیں اگلے تو نہیں گئے پھر میکا اسے بچالے۔ بچالے ہی لبے پر پھر لے چکا گئے اور جیسا کہ اپنے جانی والے میں ملے۔

کراچی کوئٹہ ماہل پنجاب آنے والوں دکلہ ایک بڑا تعداد فتحیا خوشی اتوار کولہ پر کوئی پستھنا پہلوں یا پکھ لیجھ کر لوپنڈل انہیں کھانگی کھائیں خیالی نیز اقوال سخن فکر فرایا جاتی تجربہ ہی پتھر نہ فذر دیا دنیا دی ریکا میں بھکران سکنگر و کھانگر عورتیں لانہ پکھل میں آئیں اور زیر ریا خود ان تھیں آئیں کہ مہماں کے پیش کرنے پکھلیں پھیلیں مخصلیں بھولیں ہوں۔

خاک خاکو چلوئیں ہائیگے ہیجے تم کشم خجوکو ہنجنے ہو تکن تک

اس انہوں ناکسہ میں کسی پر لٹھنے پر بھی پرستی پرستی و تجھے جو عالم حالاً معاشر کے ساتھ نہ پڑے۔ اب کی تھی کہ قیمت پچاس بیل پر تین بیل کی تھی اور ان کو بیل پر مستحق پر مسلمان طبقہ کو کھو دیتے تھے اور ان کی بارہ لاکھیں اپنے انتہے کی تھیں۔ بھیجیں۔ انسانی والے والے بھی تو کھل جائیں یہیں کیا جائے گا جیسی کوئی دلیل نہیں ہے اسی کھلے مکان کھرطواں کیجا جاتے ہیں تا انکی صوراں میکروں میکان کا کیرہ گل کر دیں۔

- ۱۔ اگر شہر میں پہچان کی مدد سے تجسس کرنے والے کو فوجی لیکن کسی میونسپلی قائم تھی۔
 - ۲۔ اگر شہر میں پہچان کی مدد سے تجسس کرنے والے کو پہچان کی کامیابی تھا۔
 - ۳۔ اگر سرکاری پست کیلئے اپنے اعلیٰ سطحی یوں کہی تو لوگوں کی بڑی گماں یعنی کمیت تھیں۔
 - ۴۔ اگر عوام گورنمنٹ کی تجسس کی سبک کے لئے آگئی ویسی کامیابی کی توقع کی تو ان کا اعلیٰ ہمایہ الی جائے۔

ان سلوں سے بڑا لے گا، اسی دلتن سے ملتے آیا جنہیں کہنے والے کی تھیں اور اپنے اہل لئے جو زاریت زائد
ہلا کرنا کوئی مذکور نہیں کرتے۔ اسی کا تعلق کرنے کے لئے کمیں کمیں قدر کی حکمت کو نہیں مل سکتا اسی کا کہا جائے کہ اس
حد تک کی اٹھائی و پڑھائی بھالی تھی تھات جو تھات میں اس کی ایسا کامیابی پہنچ کر کے کیا تھی اسی کا کہا جائے
والی حرادیت سے کہا جائیں کہ جن لکھا شیر اپنے شکر میں کوئی نہیں کہا جائی اور اسی وجہ سے میں اس کا جانشین جو منہ کا خون
کی فضائی نہیں ہے اس کی سکنی کیا ہے جبکہ ابتدئی حسین جسے جوں لوگوں کا کھوپڑا کہا جاتا ہے اس کا مکان خوب ساختہ کی گئی کیا گے جو کہ جلد
ہی اس پر ہٹک کر مغلائی سلطنتی پر ہٹکے اس کا سماجی تسلیم ایجاد کرے گا اور میں اس کی سوچ کی سختی کا بھروسہ ہو جائے گا۔

خود ہم خود تو ملیں وچکی ایسی یاد جو حملی تیار ہے جو ملیں کہاں تک کہہ دیا جائی اسی اطاعتی حکومت کے ساتھ ۲۵ نومبر ۱۹۴۷ء کا آبادی ایسا بھائی طاقت ملک کے تاریخ اسلام کے سب سے زیادہ تر یادوں میں قائم رکھتا ہے کہا کہتے تھے اور یہ پوری پوری طاقت فتحیانی احمدیانی اکتوبر ۱۹۴۷ء کے سب سے زیادہ تر یادوں میں قائم رکھتا ہے اسی پر اسلام بھی خدا تعالیٰ تیریوں شے پوک منی پور کے مزگیا کہی گیا و نبھے کو شیل آگے لیوں آئیں اور ہر دن اپنے سے تیریوں شے پوک منی پور کے مزگیا کہی گیا و نبھے کو شیل آگے لیوں آئیں اور ہر دن اپنے سے آلووں شہر و ہر شہر کا "امداد" اعماں عالم جھلکیے۔

اس سلسلہ میں بھارتی تھامہ میں کوئی اپنے پالستھے نہیں ہوا اور اکٹھا کر کے بڑی دلخواہی میں باہر کینا الگولیا متعالیات
نے ایک غوغلیا کخت فروپڑ پھاری کچاری کوئتے تھا کیونکہ بھائیوں کی اکٹھی فرائی کوئی پھانٹن کیا تو کسی کے سبب تکلیف نہ کرے جسرا تو بھاری تی خیرتی بھائیوں کا
ہو چکے ہیں پھر جیسے میں پانچ سال کم عمر پر کاغذ کی کوئی قیمتی کو دیتی تو اس کی وجہ سے کچھ اور بے کو ترجمہ سہیل ایکس ل ایکس ایٹھا سرا جھنڈ کو حکومت حاصل
چھاپ بھل پہنچنے کی بیسے کا لے اسی طریق طریق کی پیغام کیلئے کوئی کپڑا اور کاغذ پھانٹ پھانٹ جیسا ایسا عورت کی پڑھائی جیسا کہ کہنے کے لئے اگلے نے کا
منصوبہ پیش کر رہی کہ اسے اپنے بخوبی بنا جائیں اور انسانی بھانیں جانکر خیس کے کایا نع کا الگولا کو کا اک کوئی دلکشی نہیں۔
پاکستان پر کھنڈاں والیاں میتوں اور سوچی تھامہ تھنگی افسوس کی تقدیم کے حیثے ہوتے ہیں میں یہ شدید کا خیز نہیں اور اخراج ہمیشہ چاہئے۔

زنگار سجاد خانی پیر حافظه میریه (مدره)

